Question : 1

اسلام: مکمل ضابطہ حیات

تعارف: اسلام بطور آخری الہامی مذہب دنیا کے باقی غیر الہامی اور الہامی مذاہب سے ممتاز ہے جس میں وہ انسانیت کو تذلیل سے بچانے کے لیے توحید، رسالت کے نور اور احساس ذمہ داری سے جوڑتا ہے۔ اسی طرح نظم و ضبط، نفس کے خلاف جہاد، اجتماعیت، انسانی جان کی حرمت، خواتین کے حقوق، والدین، زوجین اور جانوروں کے حقوق متعین کرنے کے علاوہ عالمی امن کا درس بھی دیتا ہے۔ اسلام کی ان تمام خصوصیات کی وجہ سے اسلام دنیا کے باقی مذاہب پر سبقت لے جانے کا شرف رکھتا ہے۔

انسانیت کو تذلیل سے نجات: توحید

دنیا کے دیگر مذاہب مثلاً بدھ مت، ہندو مت، کنفیوشزم وغیرہ انسانیت کی تذلیل کا باعث۔ انسانیت کو دنیا اور آسمان میں موجود تمام مخلوقات کے سامنے سجدہ کرواکر کرتے ہیں۔ جبکہ اسلام انسانیت کو اس تذلیل سے محفوظ کرتا ہے۔

والٰہکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم (القرآن)

Scanned with CamScanner

رسالت کے نور سے روشنائی اور راہنمائی

حضور اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لیے نبی بنا کر بھیجے گئے جنہوں نے انسانیت کو سیدھی راہ پر چلانے کے خدائی احکامات کو لوگوں تک پہنچایا۔ جبکہ دوسرے غیر الہامی مذاہب بدھ مت، سکھ مت وغیرہ میں اس طرح کی کوئی مربوط تعلیمات کا وجود نہیں۔ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم
رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم
ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔
(القرآن)

احساس ذمہ داری

اسلام انسانوں کے دلوں میں احساس ذمہ داری پیدا کرتا ہے۔ جس سے اسلامی معاشرہ میں رہنے والے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون یعنی حقوق العباد اور حقوق اللہ ادا کرنے میں ذمہ دار رہتے ہیں۔ جبکہ دوسرے غیر الہامی مذہب اس سے محروم ہیں۔

آخرت کا ڈر

دوسرے مذاہب کے عقائد کے مطابق اسلام انسانیت کو آخرت کا ڈر اور

اپنے اعمال کی جوابدہی کا بتا کر اس کو خدا کے ساتھ مسلسل جوڑ کر رکھنے کا باعث بھی بنتا ہے

نظم و ضبط اور امیر کی پیروی :-

اسلام نظم و ضبط کا اہتمام انسانیت میں مختلف ارکان اسلام مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ سے کرتا ہے۔ جبکہ دوسرے مذاہب اس طرح کے مسلسل خدائی روابط سے معاہدہ رہتے ہوئے کسی قسم کا نظم و ضبط پیدا کرنے سے قاصر ہیں۔

ایثار و قربانی :-

اسلام اپنے ماننے والوں کو ایثار و قربانی کا درس دے کر ایک عالمگیر معاشرے کی ترویج اور ترقی کرتا ہے جس میں ایثار و قربانی سے ایک دوسرے کی مدد باہم کی جاتی ہے۔ اس طرح کے احساسات دوسرے مذاہب میں نا ہونے کے برابر ہیں۔

ظلم کے خلاف جہاد

اسلام بطور الہامی مذہب اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ کسی کے خلاف ظلم کیا جائے۔ ساتھ ہی ساتھ اسلام ظلم اور جبر کے خلاف جہاد کا حکم بھی دیتا ہے

واللہ لا یحب الفساد (الفران)

اسلام کے علاوہ مذاہب اس طرح کے

رجحانات کے عذاب کا شکار ہیں۔

نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد

نفسانی خواہشات کے خلاف جہاد کو عام طور پر اسلام میں جہاد بالنفس کہا جاتا ہے اور اسلام میں اس کو اول درجہ بھی حاصل ہے۔ اس سے انسان نفسانی خواہشات کے درپے نہیں ہوتا اور معاشرے میں توازن برقرار رہتا ہے۔ اس کے برعکس مثلاً یہودیت میں اگر کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ زنا کا ارتکاب کرے تو الٹا عورت کو اس کے ساتھ شادی کرنی پڑتی ہے۔

تزکیہ نفس

تزکیہ نفس اسلام میں اول اخلاقی قدروں کا حصہ مانا جاتا ہے۔ اس سے انسانوں میں اللہ کا ڈر، رسول کی تعلیمات کی قدر اور آخرت میں خدا کے سامنے جوابدہ ہونے جیسے عقائد شامل ہوتے ہیں جس سے انسان غیر ضروری چیزوں سے دور رہتا ہے۔

انسانی جان کی حرمت

انسانی جان کی حرمت بالخصوص ہر طرف مسلسل قرآن میں آیات آئی ہیں بلکہ حدیث

رسول ﷺ جو کہ آپ ﷺ نے اپنے آخری خطبہ حج میں
بیان کی ان میں جس سے انسانی جان کی حرمت
کا اسلام میں اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جبکہ دوسرے
مذہب مثلاً عیسائیت میں لوگ پیدائش سے ہی
گنہگار سمجھے جاتے ہیں اور اسی طرح ہندو مت میں
بھی انسانیت کی تذلیل عورت کو اس کے خاوند
کے جلنے سے ظالمانہ رسم کے ساتھ باندھ کر کی جاتی ہے

من قتل نفسا بغیر نفس او فساد فی الارض
فکانما قتل الناس جمیعا
(القرآن)

عالمی امن کا درس

عالمی امن کا درس اسلام اپنی بنیادی تعلیمات
میں مسلمانوں کو دیتا آ رہا ہے۔
جبکہ دوسرے مذاہب میں ان چیزوں کا
رجحان کم پایا جاتا ہے

خواتین کے حقوق

اسلام خواتین کو جاہلیت سے نکال کر
برابری کی سطح پر حقوق فراہم کرتا ہے
جبکہ ہندو مت، سکھ مت وغیرہ نہیں کرتے

والدین کے حقوق

اسلامی تعلیمات کے ماخوذ مثلاً قرآن میں جہاں ربنا پر حقوق کا ذکر ہوتا ہے وہاں والدین کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ اسی کی تعلیمات انسانیت کو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا درس دیتی ہیں

وبالوالدین احسانا (القرآن)

زوجین کے حقوق

اسلام باقی تمام مذاہب، مثلاً ہندو مت، بدھ مت، یہودیت وغیرہ کے برعکس زوجین کے حقوق متعین کر کے خود کو باقیوں سے ممتاز کرتا ہے

حاصل کلام

ان تمام اقسام کے بیانات سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ اسلام بطور الہامی مذہب ان تمام خوبیوں کے ساتھ خود کو دوسرے مذاہب سے علیحدہ کرتا ہے۔ اور انسانیت کو بطور مکمل ضابطہ حیات بن کر روشنی فراہم کرتا ہے اور انسان کو اللہ کے سامنے بزرگ و برتر مقام دلاتا ہے

Question : 5

اسلامی خلیفہ دوئم

تعارف :

اسلام کے خلیفہ دوئم حضرت عمرؓ نے بطور حکمران اور بطور خلیفہ اسلام کی اشاعت کے لیے اس طرح کے کارنامے سر انجام دیئے کہ ان کی دھوم آج تک نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں میں بھی سنی جاتی ہے۔ ان کی اصلاحات میں محکمہ پولیس کا باقاعدہ قیام، انتظامیہ اور عدلیہ کی علیحدگی، رمضان میں باجماعت احتساب کا مکمل نظام، بیت المال کی بنیاد اور نئے شہر آباد کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ آپؓ کی انتظامی امور میں آپؓ نے عمر و عمل کی ضمن غیر مسلموں کے حقوق کا تعین، گورنروں کو تاکیدی خطوط، خلیفہ بنا کر رعایا اور حج میں لوگوں کو سے ملنے بطور امیر حج سنا اور ان کے مسائل فوراً حل کرنا وغیرہ بھی شامل ہیں۔

اجراء محکمہ پولیس

خلیفہ اول اس بات پر مصر تھے کہ وہ حقوق کے قائم رکھ و انتظام میں کسی قسم کی تبدیلیاں نہیں کریں گے۔ جبکہ خلیفہ دوم حضرت عمرؓ اس معاملے میں انقلابی اور باقاعدہ محکمہ پولیس کا اجراء کیا۔

Scanned with CamScanner

فوج، انتظامیہ اور عدلیہ کی علیحدگی

خلیفہ دوئم کی مشہور اصلاحات میں آپ رضی کا اپنے دینی کام کی نسبت سے فوج، انتظامیہ اور عدلیہ کی علیحدگی ایک خوش آئین اور تاریخی اقدام تھا۔ جس سے لوگوں کو اپنے معاملات ادا کرنے میں کوئی کوتاہی محسوس نہیں ہوتی تھی۔

زمین کی پیمائش: اضافہ کاشتکاری

حضرت عمر رضی کے دور میں مختلف علاقے فتح ہوئے اور بہت سا کاشتکاری والے علاقہ بھی جمع میں آیا۔ عوام کی ان معاملات میں دلچسپی کو دیکھتے ہوئے آپ رضی نے سب سے پہلے مختلف علاقوں کی زمین پیمائشی اور جو لوگوں کو کاشتکاری کی طرف راغب کرنے کے لیے مختلف آراضیاں دیں۔

احتساب کا نظام اور مضبوطی

خلیفہ دوئم اس بات پر بہت زور دیتے تھے جس میں عام عوام کے وسائل کا بلاوجہ استعمال کیا جاتا تھا۔ اس مقصد کے لیے آپ رضی نے باقاعدہ مختلف طریقوں سے مختلف گورنروں کی احتسابی کا نظام جاری رکھا اور اس کو خوب ترجیح دی۔

عدالتی نظام میں وسعت

خلیفہ دوم کے وقت مختلف علاقے فتح ہو گئے جس کی وجہ سے عوام کو فوری انصاف فراہم کرنے کے لیے ہر علاقے میں جج بھی متعین کرنے پڑے جو کے بعد میں قاضی کہلوائے جانے لگے۔

بیت المال کی بلڈنگ

خلیفہ اول کے زمانے میں اس طرح کے سارے کام مسجد میں ہی ہوا کرتے تھے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ خلیفہ دوم کی فتوحات اور پھر مال کا جمع ہونا اس بات کی طرف اُن کو لے گیا کہ وہ باقاعدہ بیت المال کی بلڈنگ کا قیام کریں۔

جیل کا نظام

وہ لوگ جو عادی مجرم ہو گئے تھے اور باقاعدہ عوام کے لیے خطرے کا باعث تھے اُن لوگوں کو جیل میں رکھنے کے لیے باقاعدہ جیل کے نظام کا اجراء بھی خلیفہ دوم کے زمانے میں ہوا۔

نئے شہروں کی آبادکاری

خلیفہ دوئم کے زمانے میں فتوحات کا سلسلہ کافی حد تک مسلمانوں کے لیے نفع بخش ثابت ہوا اور بالآخر مسلمانوں کو دینی مختلف علاقوں کی حفاظت کے لیے مختلف نئے شہر بطور فوجی چھاؤنیاں قائم کرنے پڑے۔

شوریٰ کا قیام

آپ رضؓ نے جب لوگوں کو یہ بات کہتے سنا کہ وہ آپ رضؓ کے بعد فلاں شخص کو خلیفہ بنا لیں گے تو آپ رضؓ کو یہ بات ناگوار گزری اور آپ رضؓ نے باقاعدہ مسلمانوں کے خلیفہ منتخب کرنے کے نظام کے لیے شوریٰ قائم کر دی۔

کسرو کسریٰ کی فتوحات

آپ رضؓ کی انتظامی امور میں جو تمغہ آپ رضؓ کو جاتا ہے وہ اس وقت کی سپر پاور کو گرانے کا ہے جو مسلمانوں کے لیے مسلسل خطرہ بنی جا رہی تھی۔ اس مقصد کے لیے مہمات آپ رضؓ کے زمانے سے پہلے ہی شروع ہو گئی تھی لیکن جو آخری فتح تھی وہ آپ رضؓ کے دورِ خلافت کو نصیب ہوئی۔

معزولی خالد بن ولیدؓ

آپ رضؓ نے جب دیکھا کہ لوگوں میں حضرت خالدؓ کے بارے

یہ بات مشہور ہو گئی ہے کہ خالدؓ جس جنگ میں سپہ سالار ہوں، مسلمان وہ جنگ نہیں ہار سکتے۔ اس شخصیت پرستی کو ختم کرنے کے لیے آپ رضؓ نے دورانِ جنگ حضرت خالدؓ کو معزول اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو سپہ سالار مقرر کر دیا۔ جس سے شخصیت پرستی کا خاتمہ ہو گیا اور لوگوں کو خلیفہ کے اختیارات بارے بھی وسیع پیمانے پر علم ہو گیا۔

غیر مسلموں کے حقوق: خلیفہ دوم عمرؓ

حضرت عمر رضؓ نے ان غیر مسلموں کو بھی حقوق مہیا کیے جو یہاں کوئی ذمی تھے یا علاقے چھوڑ کر گئے تھے۔ آپ رضؓ نے ایک غیر مسلم نابینا بوڑھے شخص کو مانگتے دیکھا تو فوراً اس کو بیت المال سے کچھ سامان دیا اور محتاجوں، بوڑھے، بزرگوں، عورتوں اور غیر مسلموں کے بچوں کے حقوق متعین کر دیے۔

خفیہ پیغام رسانی: گورنروں کی معزولی

آپ رضؓ مسلسل مختلف علاقوں کے گورنروں پر نظر رکھنے کے لیے ایک خفیہ نظام کا سہارا لیتے تھے۔ اس ضمن میں کچھ گورنروں کو آپ رضؓ نے معزول بھی کیا۔ جس میں عمار بن یاسرؓ [illegible]

حج میں لوگوں کے مسائل اور حل

آپ رضؓ بطور امیر حج اور خلیفہ حج کے موقع پر مختلف علاقوں سے آئے لوگوں کے مسائل خود سنتے اور اُن کا فوری حل کرتے تھے۔

حاصل کلام :-

در حقیقت، خلیفہ دوم حضرت عمر رضؓ کی قائدانہ صلاحیتوں نے اسلام کو مزید وسعت دی اور آپ رضؓ نے خلیفہ ہوتے ہوئے جن اصلاحات اور انتظامی امور کا خیال رکھا اس سے زمین میں اسلام کے خلافتی نظام کو آگے چل کر کافی فائدہ ہوا اور اسلام کی [illegible] تعمیر اور ترقی بھی ہوئی۔

Question :- 6 (i)

شریعت اور اس کے ذرائع

تعارف :- جیسا کہ ہر معاشرے کے چلنے کے لیے کچھ اصول و ضوابط درکار ہوتے ہیں اور اگر وہ اسلامی معاشرہ ہو تو اس کے اصول و ضوابط الہامی کتاب، سنت، اجماع اور اجتہاد قیاس وغیرہ سے لیے جائیں گے۔

شریعت

"شریعت اسلام میں اُن قوانین و ضوابط کا نام ہے جو کہ ایک مسلمان / اسلامی معاشرے کے قیام کے لیے ضروری ہیں۔ تاکہ دنیا اور آخرت میں خدائی حکم کے اندر کامیاب سمجھی جائیں۔"

شریعت کے ذرائع

(۱) قرآن

قرآن کریم اسلامی شریعت کے ذرائع یا ماخوذ میں سے سب سے پہلا ذریعہ / ماخذ ہے۔ چونکہ اسلام ایک الہامی مذہب ہے لہذا اس کے تمام قوانین کا تعلق اس کا ثبات کے مطلق یا دستاویز سے ہی ہوگا۔ اب قرآن بطور شریعت کے ماخوذ ہمارے پاس مجموعہ قرآن کی اور مجموعہ احادیث کی دلیلیں ہیں جیسا کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

دین یہاں نظام کے معنوں میں ہے

لا تبدیل لکلمت اللہ۔

ولا مبدل لکلمت اللہ۔

(القرآن)

ان آیات سے خدا کے کلام کی مضبوطی کا علم واضح ہوا۔

انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون

(القرآن)

مذکورہ آیات میں اللہ کی طرف سے فیصلہ ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا اس بات کی طرف دلیل ہے کہ قرآن جو ں کا توں اور تا قیامت تک نہ تبدیل ہوا نہ ہو گا۔

حدیث رسول

میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور سنت۔

(ii) سنت نبوی

سنت نبوی کا تعلق حضور ﷺ کے قول، فعل اور خاموشی والے معاملات سے ہے۔ وہ مسائل جو انسان اپنی عقل کے محدود ہونے کی وجہ

سے قرآن میں شامل نہیں کرنے سے قاصر ہو جس کو سنت نبوی ﷺ ضمن میں فائدہ پہنچاتی ہے۔ اور اسی طرح سنت شریعت کا ثانی ذریعہ بن جاتی ہے تاکہ لوگوں کو ایک طور اور ضابطہ سے خدائی احکامات کی روشنی میں چلایا جائے۔

اجماع

وہ معاملات جس کو انسان اپنی عقل کے محدود ہونے کی وجہ سے قرآن و سنت سے سمجھنے سے قاصر ہو تو وہ اجتہاد کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ جو کہ بعد میں مجتہدین کی آراء سے اجماعِ امت بن جاتا ہے۔ اور اس طرح اجماع امت شریعت کے ذرائع میں شامل ہو کر اسلامی نظام کی بھرپور طریقے سے مدد کرتا ہے۔

قیاس / اجتہاد

قیاس یا اجتہاد امت کے حنفی علماء کے سامنے تقریباً برابر ہیں اس میں اُن معاملات کا موازنہ پہلے والے گزرے معاملات سے کیا جاتا ہے جو درپیش مسئلے سے مماثلت رکھتے ہوں۔ اس طرح یہ ایک مجتہدین ہی کا کام ہے کہ وہ اجتہاد جیسے نازک کام کو سر انجام دے جس کی کئی مختلف شرائط علماء نے وقتاً فوقتاً بیان کی ہیں۔ امام شاہ ولی اللہؒ نے حجۃ البالغہ میں تقریباً 40 شرائط بیان کی ہیں

حاصل کلام

در حقیقت شریعت جو کہ اسلامی معاشرے میں رہنے والوں کی راہنمائی کے اصول و ضوابط متعین کرتی ہے۔ اسلامی نظام میں اللہ کی بڑائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس کے لیے قرآن و سنت، قیاس، اجتہاد اور اجماع جیسے ذرائع کا استعمال کرکے عام عوام اور در پیش مسائل کا حل بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ بنی نوع انسان کو خوشحالی اور معاملات بہتر کاربند رکھا جا سکے۔

Question 6 (ii)

تعارف :-

اسلام بطور مکمل ضابطہ حیات انسانیت کی راہنمائی ہر میدان میں کرتا ہے۔ اس میں سیاسی نظام ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس میں خلیفہ کا شوریٰ کے ذریعے اقتدار میں آنا اہمیت کا حامل ہے۔ اس کی خصوصیات میں مساوات، عدل، عوامی بہبود کا احترام، خود احتسابی کا نظام، عوامی حقوق کی فراہمی اور اندرونی بیرونی طاقتوں کے خلاف حفاظت وغیرہ شامل ہیں

اسلامی نظام کا خاکہ

اسلام میں اس بات پر علماء کا اتفاق ہے

ہے کہ انسان دنیا میں اللہ کا خلیفہ ہے۔ جس کو اس دنیا میں اللہ کے احکامات کا نفاذ کرنا ہے۔ اس مقصد کے لیے خلیفہ کا اقتدار میں آنا ایک فطری عمل ہے۔ جس کے لیے اس امر میں نیچے دیا گیا خاکہ سے کام چلایا جاتا ہے

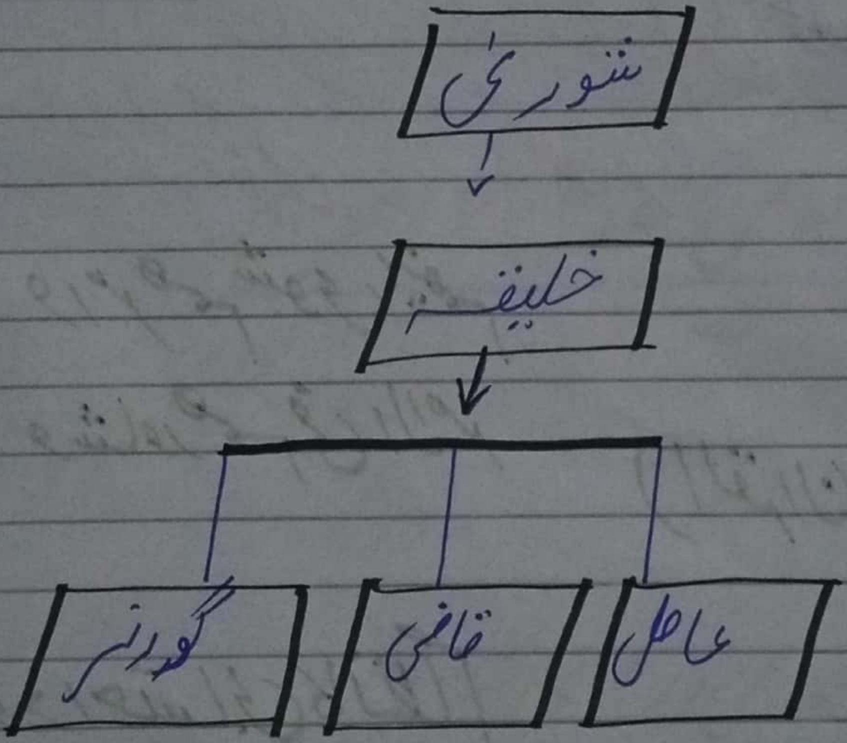

شوریٰ کے ممبران کا انتخاب اس وقت کے مختلف قبائل کے سرداروں اور معزز لوگوں پر مشتمل تھا۔ جو کہ آج پارلیمنٹ کی صورت اور الیکشن کے ذریعے ممکن ہے۔ اس شوریٰ کے ممبران آپس میں سے خلیفہ چننے کے پابند ہوتے ہیں۔ جو کہ بعد میں مختلف علاقوں میں گورنر، عامل اور قاضی وغیرہ کو اقتدار دینا اور انتظامی امور

کا خیال رکھنا اور عوام کے برابر جوابدہ ہونا ہے۔

اسلامی سیاسی نظام کی خصوصیات

مشاورت

مشاورت کے ذریعے کی گئی حکومت ہی کامیابی کی ضمانت ہوتی ہے۔ اسلام اس مشاورتی عمل کی حوصلہ افزائی ان الفاظ میں کرتا ہے

وامرھم شوری بینھم

وشاورھم فی الامر

(القرآن)

خود احتسابی کا نظام

اسلامی سیاسی نظام خلیفہ کو اس بات کا پابند بناتا ہے کہ وہ نہ صرف عوام کو جوابدہ ہے بلکہ اللہ اس کے معاملات کو بخوبی دیکھ رہا ہے اور اسے دنیا کے علاوہ آخرت میں بھی جا کر جوابدہ ہونا پڑے گا جس کی وجہ سے وہ عوامی وسائل کو عوام کی ہی بھلائی کیلئے استعمال کرنا ہوگا نہ کہ خود کیلئے۔

خدائی اصولوں پر اساس

اسلام کے ماخوذ میں قرآن سے پہلے آتا ہے پھر سنت۔ ان دونوں کا براہ راست تعلق اسلامی سیاسی نظام سے ہے۔ جس میں کہ انسان اپنی بھلائی کے فوائد میں خدائی احکامات میں ڈھالتا ہے اور اسی طرح سیاسی نظام بھی۔

عوامی حقوق کا احترام

اسلامی سیاسی نظام عوامی حقوق کا احترام کرتا اور تمام لوگوں کو یکساں مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ لوگوں / امت کی خدمت کر سکے

عوامی رائے کا احترام

جیسا کہ اوپر بیان ہوا کہ تمام لوگوں کو حمایت کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح تمام رائے اور صاحب رائے لوگ خلیفہ اور نظام کے سامنے برابر ہیں اور اس کا احترام ان پر واجب ہے

حاصل کلام

اسلام کا سیاسی نظام بطور خدائی احکامات سے براہ راست راہنمائی

لنے کی وجہ سے ایک مستقل ادارہ ہے۔ جس کا عملی نمونہ ہمیں حضور ﷺ اور خلفائے راشدین کے طرزِ حکومت سے مل سکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اسلامی سیاسی نظام آفاقی ہے اور انسانیت کی بھلائی کا تقاضا کرتا ہے۔

Question: 2

نماز، فلسفہ، اقسام، اثرات

تعارف:- نماز مسلمانوں کا دن میں پانچ مرتبہ خدا کے ساتھ مسلسل ربط قائم رکھنے کا ذریعہ ہے۔ جس سے انسان کو اپنے خالق کے ساتھ ہونے اور مختلف مسائل کا حل ہونے کا یقین رہتا ہے اور نشوونما پاتا رہتا ہے۔ نماز کے روحانی اثرات میں تزکیہ نفس، آخرت کی فکر، اللہ سے رغبت وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح اخلاقی اثرات میں جمعیت کا درس، برابری پر سلوک، امیر کی اطاعت کا درس، نظم و ضبط، معاشرتی اثرات میں اتحادِ باہمی، باہمی روابط، ایک دوسرے کی خبر گیری وغیرہ شامل ہیں۔

فلسفہ نماز

نماز چونکہ انسان کا اپنے خالق سے دن میں

پانچ مرتبہ رابطہ قائم کرتی ہے۔ جس کا مقصد انسان میں ان جذبات کو اجاگر کرنا ہے کہ اس کا ایک خالق حقیقی بھی ہے اور اس نے ہمیں تمام حاجات اس سے ہی مانگنی ہے اور روزِ آخرت وہ اپنے کیے گئے ہر ہر عمل کا جوابدہ اپنے خدا اور اس کے سامنے ہے۔ جس سے انسانوں میں مختلف طرح کے اثرات پیدا ہوتے ہیں اور انسان خدا کو پہچان کر اپنے مقصد کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

نماز کی اقسام

- نمازِ جنازہ
- نمازِ خوف
- نمازِ عیدین
- نمازِ توبہ
- گرہن کے وقت کی نماز
- قحط کے وقت کی نماز
- شکر کی نماز

روحانی اثرات

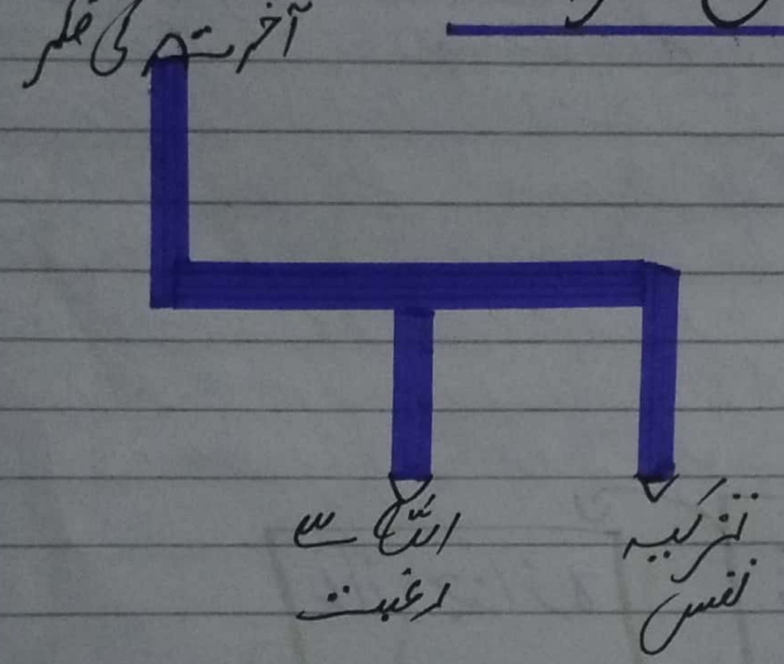

تزکیہ نفس

نماز جس کی وجہ سے انسان مسلسل اپنا خالق سے رابطے میں رہتا ہے اور اس کو کرنے والے مجبور کرتے ہیں اس کے ذہن میں خیال آتا ہے وہ خاک ہے اور اس کا ایک مالک ہے جس کو وہ جوابدہ ہے تزکیہ نفس بذریعہ نماز ہے۔

اللہ سے رغبت

خداوند کریم کی خدمت سے دن میں پانچ وقت ایک ہی اوقات میں مسلسل رابطے سے اللہ کی خدمت

سے رغبت پیدا ہو جاتی ہے جو کہ انسان کو اس بات کی طرف راغب کرتی ہے کہ اس کا خالقِ حقیقی صرف اور صرف اللہ ہے اور اس کو دنیا میں سوائے خدا کے کوئی کچھ نہیں دے سکتا۔ اس ضمن میں عاجزی بھی برکت میں

ایاک نعبد و ایاک نستعین

(القرآن)

کا ورد اس کو باری تعالیٰ کی لا فانی ذات سے جوڑ دیتا ہے۔ اور وہ دنیا سے بیگانگی محسوس کرنا شروع ہو جاتا ہے۔

آخرت کی فکر

جب انسان روزانہ دن میں پانچ وقت اپنے خالق سے ملتا ہے اور اس کے دیئے ہوئے کا شکر ادا کرتا ہے تو خود بخود اس کے دل میں آخرت کا خوف پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اس کو اس سلسلے سے آخرت کی فکر دنیا کی بجائے لاحق ہو جاتی ہے اور وہ حدیث نبوی کہ گویا تم مسافر ہو کی طرح رہنا شروع کر دیتا ہے اور خدا سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرتا چلا جاتا ہے

اخلاقی اثرات

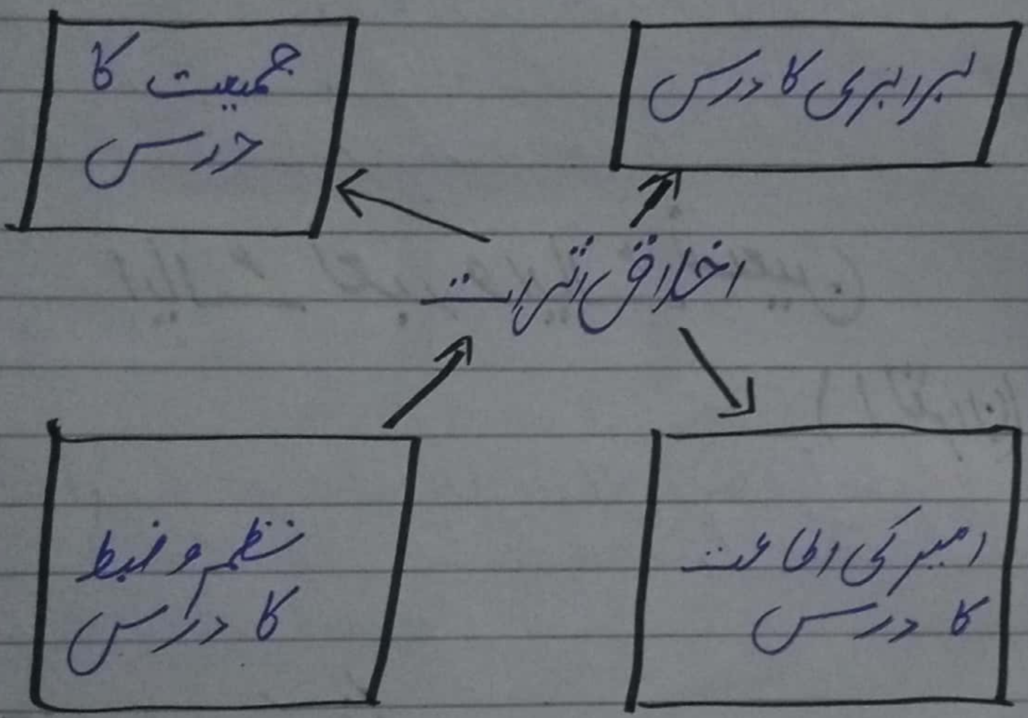

برابری کا درس

نماز میں جب سب لوگ بغیر کسی رنگ نسل
کی تفریق سے خداوند کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں
تو اس بات کا ثبوت دیا جاتا ہے کہ اس
اخلاقی جماعت کے سامنے سب برابر ہیں اور
نہ کوئی کسی سے بہتر ہے سوائے تقوی کے۔ اس
کا اطلاق یعنی اس برابری کے درس کو
انسان دن میں کئی وقت محسوس کرتا
اور اخلاقی بلندیوں کی طرف رواں دواں
رہتا ہے

جمعیت کا درس

جمعیت کا درس جو سب انسانوں / مسلمانوں کے لیے انتہائی اہم ہے۔ اس درس کا مسلمان دن میں پانچ مرتبہ مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس درس کے لیے الف بندوں کا انتظام کیا جاتا ہے اور تمام لوگ ایک امام کے پیچھے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں جمعیت کی برکتیں دن میں کئی مرتبہ ہوتی ہیں اور اس کا ذریعہ نماز ہی ہے

امیر کی اطاعت کا درس

امام کے پیچھے رکوع، سجود و قیود کرنے والے تمام مسلمان اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ ایک امیر کی اطاعت میں وہ کس طرح بندھے رہیں گے اور کس طرح وہ ہر وقت سامنے کھڑے امیر کی اطاعت کرتا دن میں پانچ مرتبہ اس بات کا عملی مظاہرہ کرتے ہیں

معاشرتی اثرات

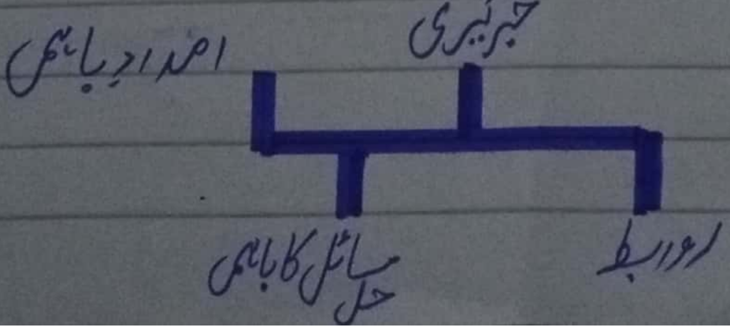

امداد باہمی

نماز میں جمع ہونے والے تمام مسلمانوں میں آخرت کے خوف کی فکر ایک بات مشترک ہوتی ہے کہ وہ اللہ کو جو رب ہیں اور یہ دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ پھر وہ اس کا اظہار دن میں ۵ مرتبہ نماز کی صورت میں کرتے ایک دوسرے کے لیے امداد باہمی کا ذریعہ بنتے ہیں۔

مسائل کا حل

دن میں پانچ مرتبہ ایک دوسرے سے رابطہ کی وجہ سے ایک دوسرے کے مسائل جاننے کا موقع مل جاتا اور ان کا مناسب حل بھی

خبر گیری

خبر گیری کے لیے نماز میں ہی وقت ایک دوسرے سے ملنا سے زیادہ کوئی موثر ذریعہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جس میں مختلف طبقوں کے لوگ ملتے اور ایک دوسرے کی خبر گیری کرتے رہتے ہیں

حاصل کلام

پس نماز جو کہ اسلام
کے بنیادی ارکان میں سے ہے، نہ صرف
انسان / مسلمانوں کو اللہ سے جوڑتی ہے
بلکہ ایک دوسرے کی امداد باہمی اور
مختلف طریقوں سے اخلاقی، روحانی
اور معاشرتی اثرات چھوڑ کر انسانیت
اور مسلم معاشرے کی بھلائی کے لیے
گامزن رہتی ہے۔ اور یہ سب اسلام
کے اہم رکن نماز کی وجہ سے ممکن
ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔